بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زکوٰۃ المسلمین

مؤلفہ

مسعود احمد

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین (رجسٹرڈ)

کتابت	. . . .	عبدالحفیظ
سال طباعت	. . . .	۱۴۰۷ھ مطابق ۱۹۸۷ء
اشاعت	. . . .	دوم
تعداد	. . . .	ایک ہزار
قیمت	. . . .	تین روپے
مطبع	. . . .	

شائع کردہ :-

جماعت المسلمین (رجسٹرڈ)

مسجد المسلمین، کوثر نیازی کالونی، نارتھ ناظم آباد (بلاک جی)

کراچی ۳۳

فون نمبر ۴۱۱۸۱۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوٹ

اس کتاب میں جن کتب کا حوالہ دیا گیا ہے اُن کے متعلق ضروری معلومات درج ذیل ہے :۔

(۱) صحیح بخاری مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی و اولادہ بمصر (رمضان ۱۳۷۷ھ)

(۲) صحیح مسلم مطبوعہ عیسی البابی الحلبی و شرکائہ بمصر۔

(۳) جامع ترمذی مع اردو ترجمہ مطبوعہ مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ ۱۹۲۹ء۔

(۴) ابو داؤد مطبوعہ مطبع مجتبائی، دہلی۔

(۵) نسائی مطبوعہ مطبع رحیمیہ، دہلی ۱۳۵۰ھ

(۶) ابن ماجہ مطبوعہ مطبع التازیہ بمصر

(۷) دارقطنی مطبوعہ مطبع انصاری، دہلی

(۸) صحیح ابن خزیمۃ مطبوعہ المکتب الاسلامی

(۹) المستدرک للحاکم مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱۳۹۸ھ

(۱۰) عون المعبود شرح سنن ابی داؤد مصنفہ شمس الحق العظیم آبادی شائع کردہ نشر السنۃ بیرون بوہر گیٹ ملتان مطبوعہ ۱۳۹۹ھ

(۱۱) " بلوغ " سے مراد بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ہے۔ الفتح الربانی مسند امام احمد کی تبویبی ترتیب ہے جو علامہ احمد عبدالرحمٰن البنا الساعاتی نے مرتب کی ہے۔ اس کی شرح بلوغ الامانی بھی انہی کی لکھی ہوئی ہے۔ (مطبوعہ مصر ۱۳۷۱ھ)

(۱۲) "مرعاۃ" سے مراد "مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح" ہے۔ یہ شرح ابوالحسن عبیداللہ مبارک پوری کی تصنیف ہے۔ (المکتبۃ الاثریہ ۱۳۸۲ھ)

(۱۳) "نیل" سے مراد "نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار" ہے جو امام شوکانی کی تصنیف ہے۔ (مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی بمصر ۱۳۴۷ھ)

(۱۴) "التعلیقات" سے مراد التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ" ہے۔

(۱۵) "فتح" سے مراد "فتح الباری شرح صحیح بخاری" ہے۔ (مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی بمصر ۱۳۷۸ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک کرنے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں اُس مال کو کہتے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے حکم سے محض اس کو خوش کرنے کے لئے ہر سال یا ہر فصل پر ایک خاص شرح سے بیت المال میں جمع کیا جائے۔ اس مال کو زکوٰۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا دینا بقیہ مال کو پاک وطیب بنا دیتا ہے۔

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر کثرت کے ساتھ نماز کے ساتھ آتا ہے۔ اگر کافر ایمان کا دعویٰ کریں اور نماز پڑھنے لگیں تب بھی ان سے جنگ بند نہیں ہوگی جب تک وہ زکوٰۃ ادا نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(التوبۃ ـ ۵)

پھر جب (امن یا صلح کی مدت گذر جائے اور) حرمت والے مہینے بھی گذر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، ان کو گرفتار کرو، ان کا محاصرہ کرو اور ہر گھات کے مقام پر ان کی گھات میں بیٹھے رہو، ہاں اگر وہ (کفر سے) توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو (یعنی جنگ بند کردو) بے شک اللہ معاف کرنے والا، اور رحم کرنے والا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہی کوئی شخص اسلامی معاشرہ میں دوسرے مؤمنین

کے ساتھ اسلامی رشتۂ اخوت میں منسلک ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ دینی بھائی کی حیثیت حاصل نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ○ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

(التوبۃ۔ ۱۰ و ۱۱)

(یہ مشرکین) مؤمن (کے معاملہ) میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا اور یہی وہ لوگ ہیں جو (عدل وانصاف کی تمام حدوں سے) تجاوز کر جاتے ہیں لیکن (اے ایمان والو) اگر یہ لوگ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو پھر یہ تمہارے دینی بھائی ہیں (پھر ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو)۔ سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنے احکامات کو علیحدہ علیحدہ بیان کر رہے ہیں (تاکہ ان کے سمجھنے میں کسی قسم کی الجھن نہ ہو)۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کا ایمان لانا اور نماز پڑھنا اس کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کافی نہیں اور نہ اُسے دینی بھائی سمجھا جائے گا۔

ایمان کا تعلق عقیدہ سے ہے۔ نماز کا تعلق جسم سے ہے اور زکوٰۃ کا تعلق مال سے ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے سیاسی و معاشی نظام کی بنیاد ہے۔ زکوٰۃ ہی سے جنگ کے لئے ساز وسامان فراہم کیا جاتا ہے اور زکوٰۃ ہی سے مسلمین کے معاشی نظام کو مستحکم کیا جاتا ہے گویا زکوٰۃ اسلامی حکومت کی بقار کی ضامن اور اسلامی اخوت اور ہمدردی کا عملی مظاہرہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط

زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے دو شرطیں ہیں :۔

۱۔ **پہلی شرط :** زکوٰۃ ادا کرنے والے کا صاحبِ نصاب ہونا،[۱]

۲۔ **دوسری شرط :** اگر مال ہو تو جمع شدہ مال پر پورا سال گذرنا،[۱]
اگر زمین کی پیداوار ہو تو فصل کا تیار ہونا اور کاٹا جانا[۲]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت لک مائتا درھم وحال علیھا الحول ففیھا خمسۃ دراھم ولیس علیک شیٔ یعنی فی الذھب حتی یکون لک عشرون دینارًا وحال علیھا الحول ففیھا نصف دینار (رواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ عن علیؓ جزء ۱ صفحہ ۲۲۸ وسندہ صحیح ۔نیل الاوطار جزء ۴ صفحہ ۱۱۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ: (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صفحہ ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اول صفحہ ۳۹) ۔

[۲] قال اللہ تبارک وتعالےٰ وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ (الانعام ۔ ۱۴۱) ۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالتمر عند صرام النخل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل جزء ۲ صفحہ ۱۵۶)

نصاب کی تعریف

نصاب سے مراد مال یا پیداوار کی وہ کم سے کم مقدار ہے کہ جب تک مال یا پیداوار اُس مقدار میں نہ ہو زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ اگر مال یا پیداوار نصاب سے کم ہو تو اُس مال یا پیداوار پر زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ اگر مال یا پیداوار نصاب کے برابر یا نصاب سے زیادہ ہو تو پورے مال یا پوری پیداوار پر زکوٰۃ لی جائے گی۔ [1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درھما درھم ولیس فی تسعین ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم (رواہُ ابوداوٗد عن علیؓ فی کتاب الزکوٰۃ جزء اول ص۲۲۸ وسندہٗ صحیح ۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص۱۱۸) وفی روایۃ لیس فی مادون مائتین زکوٰۃ (نسائی ۔ کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء اول ص۲۶۶ وسندہٗ صحیح ۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص۱۱۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیھا صدقۃ الا ان یشاء ربھا وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیھا شیء الا ان یشاء ربھا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص۱۴۶)

مختلف اشیاء کا نصاب

اونٹوں کا نصاب	اونٹوں کا نصاب پانچ اونٹ ہے۔ [۱]
گایوں کا نصاب	گایوں کا نصاب تیس گائیں ہے۔ [۲]
بکریوں کا نصاب	بکریوں کا نصاب چالیس بکریاں ہے۔ [۳]

نوٹ:۔ مرغیوں کا کوئی نصاب مقرر نہیں، اِن کو غالباً عام مال میں شمار کیا جائے گا۔

چاندی کا نصاب | چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ چاندی ہے (یعنی تقریباً ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام چاندی)۔ [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی مادون خمس ذود صدقۃ من الابل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ ص ۱۴۳ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اول ص ۳۹)

[۲] عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن وامرہٗ ان یأخذ من البقر من کل ثلاثین بقرۃ تبیعًا (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول ص ۳۹۸۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۱۱ وروی نحوہ الترمذی وحسنہ۔ جامع ترمذی جزء اول ص ۱۹۵)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فیما دون خمس أواق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ ص ۱۴۳ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اول ص ۳۹)

سونے کا نصاب سونے کا نصاب بیس[۱] دینار یعنی تقریباً سات تولہ یا ۸۱ گرام سونا ہے۔ [۱]

نقد روپیہ کا نصاب نقد روپیہ کا نصاب دو سو درہم (یعنی تقریباً ۲/۱ ۵۲ تولہ یا ۶۱۲ گرام چاندی ہے) [۲]

نوٹ:۔ کاغذ کے نوٹ بینک کے وعدہ اور حکومت کی ضمانت کی بنیاد پر نقد روپیہ کے قائم مقام ہوتے ہیں اور نقد روپیہ ہی سمجھے جاتے ہیں لہذا ان کی بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

زمین کی پیداوار کا نصاب زرعی پیداوار کا نصاب پانچ وسق ہے [۳] (یعنی تقریباً تیس من یا ۱۱۹ار۱ کلوگرام)

کھجور وغیرہ کا نصاب کھجور کا نصاب پانچ وسق ہے [۴] (یعنی تقریباً تیس من یا ۱۱۹ار۱ کلوگرام)

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت لک مائتا درھم و حال علیھا الحول ففیھا خمسۃ دراھم ولیس علیک شیء یعنی فی الذھب حتی یکون لک عشرون دینارا (رواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ عن علیؓ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۱۸)

[۲] عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم (رواہ ابوداؤد فی باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء ۱ ص ۲۲۸ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۱۷)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ أوسق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ ص ۱۴۳ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اول ص ۳۹)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی ما دون خمسۃ اوسق من التمر صدقۃ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اول ص ۳۹۱)

زکوٰۃ کی شرح

اونٹوں کی زکوٰۃ کی شرح

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۱ تا ۴	کوئی زکوٰۃ نہیں [۱]
۵ تا ۹	ایک بکری [۲]
۱۰ تا ۱۴	۲ بکریاں [۳]
۱۵ تا ۱۹	۳ بکریاں [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ ذود صدقۃ من الابل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صفحہ ۱۴۳ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اول صفحہ ۳۹۱) وفی روایۃ ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیھا صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صفحہ ۱۴۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت خمسًا من الابل ففیھا شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صفحہ ۱۴۶)

[۳] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صفحہ ۱۴۶)

[۴] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صفحہ ۱۴۶)

شرح زکوٰۃ	اونٹوں کی تعداد
۴ بکریاں [1]	۲۰ تا ۲۴
ایک یک سالہ اونٹنی اگر یک سالہ اونٹنی نہ ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا دو سالہ اونٹنی لے لے اور زکوٰۃ دینے والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ یا اگر یک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ لے لے، پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ اُسے کچھ دے اور نہ اس سے مزید کچھ لے۔ [2]	۲۵ تا ۳۵

---

[1] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فما دونہا من الغنم من کل خمس شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم ۱۴۶/۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلاثین ففیہا بنت مخاض انثی (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقتہ بنت مخاض ولیست عندہ وعندہ بنت لبون فانھا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین فان لم یکن عندہ بنت مخاض علی وجھہا وعندہ ابن لبون فانہ یقبل منہ ولیس معہ شیء (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب العرض فی الزکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۴۴)

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۳۶ تا ۴۵	ایک دو سالہ اونٹنی اگر دو سالہ اونٹنی نہ ہو تو اُس سے تین سالہ اونٹنی لے لی جائے لیکن زکوٰۃ وصول کرنے والا اُسے ۲۰ درہم یا دو بکریاں واپس کرے یا یک سالہ اونٹنی لے لی جائے لیکن زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ وصول کرنے والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں اور دے۔[1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت ستاً وثلاثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثیٰ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص۱۴۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقتہ بنت لبون وعندہ حقّۃ فانھا تقبل منہ الحقّۃ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ومن بلغت صدقتہ بنت لبون ولیست عندہٗ وعندہٗ بنت مخاض فانھا تقبل منہ بنت مخاض ویعطی معھا عشرین درھما او شاتین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من بلغت عندہ صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہ جزء ۲ ص۱۴۵)

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۴۶ تا ۶۰	ایک سہ سالہ اونٹنی جو جفتی کے قابل ہو گئی ہو[۱] اگر سہ سالہ اونٹنی نہ ہو تو اس کے بدلہ میں ۴ سالہ اونٹنی لے لی جائے اور صدقہ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں دے۔ اگر سہ سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو دو سالہ اونٹنی لے لی جائے اور زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ وصول کرنے والے کو دو بکریاں یا ۲۰ درہم اور دے[۲]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت ستاً و اربعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صفحہ ۱۴۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الحقۃ وعندہ الجذعۃ فانھا تقبل منہ الجذعۃ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ومن بلغت عندہٗ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہٗ الا ابنت لبون فانھا تقبل منہ بنت لبون ویعطی شاتین او عشرین درھما (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من بلغت عندہٗ صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہٗ جزء ۲ صفحہ ۱۴۵)

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۶۱ تا ۷۵	ایک چار سالہ اونٹنی [۱] اگر چار سالہ اونٹنی نہ ہو تو زکوٰۃ دینے والا ایک سہ سالہ اونٹنی دے اور اس کے ساتھ اگر دو بکریاں میسر ہوں تو دو بکریاں مزید دے یا ۲۰ درہم دے [۲]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت واحدۃ وستین الیٰ خمس وسبعین ففیھا جَذَعَۃٌ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صفحہ ۱۴۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بلغت عندہٗ من الابل صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہٗ جذعۃ وعندہ حقۃ فانھا تقبل منہ الحقۃ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتالہ او عشرین درھما (صحیح بخاری باب من بلغت عندہٗ صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہٗ جزء ۲ صفحہ ۱۴۵)

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۷۶ تا ۹۰	۲ دوسالہ اونٹنیاں [۱]
۹۱ تا ۱۲۰	۲ سہ سالہ اونٹنیاں جو جفتی کے قابل ہوگئی ہوں [۲]
۱۲۰ سے زائد	ہر ۴۰ پر ایک دوسالہ اونٹنی اور ہر ۵۰ پر ایک سہ سالہ اونٹنی۔ [۳]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت یعنی ستا وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیھا حِقتان طروقتا الجمل (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

گایوں کی زکوٰۃ کی شرح

شرح زکوٰۃ	گایوں کی تعداد
کوئی زکوٰۃ نہیں [1]	۳۰ سے کم
ہر ۳۰ پر ایک یک سالہ بچھڑا اور ہر ۴۰ پر ایک گائے جس کے دو دانت نکل آئے ہوں [2]	۳۰ اور ۳۰ سے زائد

---

[1] عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن وامرہ ان یأخذ من البقر من کل ثلاثین بقرۃ تبیعًا ومن کل اربعین بقرۃ مسنۃ۔ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک ۳۹۸/۱ ونیل الاوطار ۱۱۳/۴)

بکریوں کی زکوٰۃ کی شرح

بکریوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۴۰ سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [۱]
۴۰ تا ۱۲۰	ایک بکری [۲]
۱۲۱ تا ۲۰۰	دو بکریاں [۲]
۲۰۱ تا ۳۰۰	تین بکریاں [۲]
۳۰۰ سے زائد	ہر سو پر ایک بکری [۲]

---

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃً واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فی صدقۃ الغنم فی سائمتہا اذا کانت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ الی مائتین شاتان فاذا زادت علی مائتین الی ثلاثمائۃ ففیہا ثلاث فاذا زادت علی ثلاثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

چاندی کی زکوٰۃ کی شرح

شرح زکوٰۃ	چاندی کی مقدار
کوئی زکوٰۃ نہیں [1]	نصاب (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) سے کم
$\frac{1}{40}$ (یعنی چاندی کی کل مقدار کا چالیسواں حصہ) [2]	نصاب (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) کے برابر :
	نصاب (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) سے زائد :

---

۱ فان لم تکن الا تسعین و مائۃ فلیس فیھا شئ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صفحہ ۱۴۶)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فی الرقۃ ربع العشر (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صفحہ ۱۴۶)

نقد روپیہ کی زکوٰۃ کی شرح

نقد روپیہ کی مالیت	شرح زکوٰۃ
۵ اوقیہ (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت سے کم۔	کوئی زکوٰۃ نہیں [1]
۵ اوقیہ (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر یا زائد	۱/۴۰ (یعنی کل تعداد کا چالیسواں حصہ)[2]

---

[1] عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی تسعین و مائۃ شیئ فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراھم (ابوداوٗد باب زکوٰۃ السائمۃ ۲۲۸/۱ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار ۱۱۷/۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرقۃ ربع العشر (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶) عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درھما درھم (رواہ ابوداوٗد فی کتاب الزکوٰۃ باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء اول ص ۲۲۸ وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۱۷)

سونے کی زکوٰۃ کی شرح

شرح زکوٰۃ	سونے کی مقدار
کوئی زکوٰۃ نہیں [1]	۲۰ دینار (یعنی سات تولہ یا ۸۱ گرام) سونے سے کم۔
۱/۴۰ (یعنی کل مقدار کا چالیسواں حصہ[2])	۲۰ دینار (یعنی سات تولہ یا ۸۱ گرام) سونے کے برابر یا زائد

---

[1] عن علیؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علیك شیٔ یعنی فی الذھب حتی یکون لك عشرون دینارا (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء اول ص۲۲۸ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص۱۱۸)

[2] عن علیؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت لك عشرون دیناراً وحال علیھا الحول ففیھا نصف دینار فما زاد فبحساب ذٰلك (رواہ ابوداؤد باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء اول ص۲۲۸ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص۱۱۸)

زمین کی پیداوار (یعنی غلّہ، کھجور وغیرہ کی زکوٰۃ کی شرح

پیداوار کی مقدار	شرح زکوٰۃ
۵ وسق (یعنی ۳۰ من یا ۱۱۱۹ کلو گرام) سے کم۔	کوئی زکوٰۃ نہیں [1]
۵ وسق (یعنی ۳۰ من یا ۱۱۱۹ کلو گرام) کے برابر یا اس سے زیادہ:-	
۱) خودرو پیداوار	۱/۱۰ (یعنی کل پیداوار کا دسواں حصہ) [2]
۲) اُس زمین کی پیداوار جو بارش یا چشمے یا نہر سے سیراب کی گئی ہو۔	۱/۱۰ (یعنی کل پیداوار کا دسواں حصہ) [2]
۳) اُس زمین کی پیداوار جو کنویں سے چرس وغیرہ کے ذریعہ سیراب کی گئی ہو۔	۱/۲۰ (یعنی کل پیداوار کا بیسواں حصہ) [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب ما اُدّی زکوٰتہ فلیس بکنز عن ابی سعید جزء ۲ ص ۱۳۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سقت السماء والعیون اوکان عثریاً العشر وما سقی بالنضح نصف العشر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب العشر فیما یسقی من ماء السماء جزء ۲ ص ۱۵۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سقت الانہار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ما فیہ العشر او نصف العشر جزء ۱ ص ۳۹۱)

دفینہ کی زکوٰۃ کی شرح

دفینہ کی کل مقدار یا تعداد کا ۵/۱ (یعنی پانچواں حصہ)[1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرکاز الخمس (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فی الرکاز الخمس جزء ۲ صفحہ ۱۶۰)

زکوٰۃ کس کو دی جائے

زکوٰۃ امیر کو دی جائے [1]

زکوٰۃ کے مصارف

امیر کا فرض ہے کہ وہ زکوٰۃ کے مال کو مندرجہ ذیل مدوں میں صرف کرے۔

۱۔ فقراء کی امداد،
۲۔ مساکین کی امداد،
۳۔ زکوٰۃ کے وصول کرنے والوں کی تنخواہیں،
۴۔ نومسلموں کی تالیف قلوب،
۵۔ غلاموں کو آزاد کرانا،

---

[1] قال اللہ تعالٰے خذ من اموالہم صدقۃ (التوبۃ ـ ۱۰۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لمعاذ) فخذ منہم (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ جزء ۲ صـ۱۴۷)

۶۔ قرضداروں کے قرضہ کی ادائیگی،
۷۔ اللہ تعالٰی کے راستہ میں، عــه
۸۔ مسافروں کی امداد، ــله

ــله قال اللہ تبارک وتعالیٰ انما الصدقٰت للفقرآء والمسٰکین والعٰملین علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی الرقاب والغٰرمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم (التوبۃ ــ ۶۰) عــه مساجد و مدارس میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

متفرق مسائل

زکوٰۃ پیشگی بھی دی جا سکتی ہے [1]

امیر زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کر سکتا ہے [2]

زکوٰۃ دے کر احسان نہ رکھے۔ [3]

زکوٰۃ میں اپنی پسندیدہ چیز دے۔ ناکارہ اور ناپاک چیز نہ دے۔ [4]

---

[1] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید و عباس بن عبد المطلب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس ابن عبد المطلب فعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہی علیہ صدقۃ ومثلہا معہا وفی روایۃ لمسلم فہی علی ومثلہا معہا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ وفی الرقاب جزء ۲ صہ ۱۵۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب تقدیم الزکوٰۃ ومنعہا جزء اول صہ ۳۹۱)

[2] قال اللہ تعالیٰ انما الصدقات للفقرآء والمسٰکین والعاملین علیہا (التوبۃ۔ ۶۰)

[3] قال اللہ تعالیٰ لاتبطلوا صدقٰتکم بالمن والاذیٰ (البقرۃ۔ ۲۶۴)

[4] قال اللہ تعالیٰ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران ۔ ۹۲) انفقوا من طیبٰت ما کسبتم (البقرۃ ۔ ۲۶۷) ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون (البقرۃ۔ ۲۶۷)

زکوٰۃ میں بوڑھا جانور یا عیب دار جانور یا سانڈ نہ دے سوائے اس صورت کے کہ عامل اُسے قبول کرلے [۱]

جب امیر کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو زکوٰۃ دینے والا اُسے راضی کرکے رخصت کرے خواہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ظلم ہی کیوں نہ کرے [۲]

(نوٹ :۔ ظلم کی شکایت امیر سے کی جاسکتی ہے)

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یُخرج فی الصدقۃ ھرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ماشاء المصدق (صحیح بخاری باب لا تؤخذ فی الصدقۃ ھرمۃ جزء ۲ صفحہ ۱۴۷)

[۲] جاء ناس من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقین یأتوننا فیظلموننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أرضوا مصدقیکم (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ارضاء السعاۃ جزء اول صفحہ ۳۹۷)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض (صحیح مسلم باب ارضاء الساعی مالم یطلب حراماً جزء اول صفحہ ۴۳۵)

زکوٰۃ وصول کرنے والا چھانٹ چھانٹ کر بہترین مال نہ لے[1]

زکوٰۃ وصول کرنے والا مویشی کو اپنے مستقر پر نہ منگوائے اور نہ زکوٰۃ دینے والا مویشی کو دور لے جائے بلکہ زکوٰۃ مالکوں کے مکانوں پر لی جائے[2]

متفرق مال یا مویشی کو اکھٹا نہ کیا جائے اور مجتمع مال کو متفرق نہ کیا جائے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوق کرائم اموال الناس (صحیح بخاری جزء ۲ صـ ۱۴۷ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتہم الا فی دورھم [رواہ احمد ورواہ ابوداوٗد فی کتاب الزکوٰۃ باب این تصدق الاموال جزء اول صـ ۲۳۲ وصححہ الترمذی (عون المعبود) وفیہ محمد بن اسحٰق وقد صرح التحدیث فی روایۃ احمد وسکت علیہ المنذری والحافظ وفی الباب عن عمران عند احمد والترمذی وصححہ الترمذی۔ مرعاۃ المفاتیح جلد ۴ صـ ۲۱]

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ (صحیح بخاری باب لا یجمع بین متفرق جزء ۲ صـ ۱۴۵)

جب زکوٰۃ وصول کرنے والا غلہ وغیرہ کا تخمینہ کرے تو تخمینہ کی مقدار میں سے اس مقدار کا تہائی یا چوتھائی چھوڑ کر باقی مال پر زکوٰۃ لے [۱]

زکوٰۃ وصول کرنے والا زیادہ مال وصول نہ کرے [۲]

اونٹنی، گائے وغیرہ کو جب پانی پلانے لے جائے تو پانی پلانے کی جگہ پر دودھ دوہ کر مستحقین کو پلائے۔ [۳]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وصححہ ابن حبان۔ بلوغ جزء ۹ ص۱۴۰ وصححہ الحاکم والذہبی۔ المستدرک جزء اول ص۴۰۲)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعھا (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ الالبانی۔ التعلیقات جزء اول ص۵۶۶)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن حقھا حلبھا یوم وردھا (صحیح مسلم باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء اول ص۲۹۴) ومن حقھا ان تحلب علی الماء (صحیح بخاری باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء ۲ ص۱۳۲)

مادہ کو گیا بھن کرنے کے لئے اگر کوئی شخص نر کو عاریۃً طلب کرے تو نر اُسے دے دے، مویشی کا ڈول عاریۃً دوسرے کو دے، مادہ کو عاریۃً دودھ پینے کے لئے کسی مستحق کو دے اور سواری کے جانور کو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں عاریۃً سواری کے لئے دے۔ اگر ایسا نہ کریگا تو قیامت کے روز بڑا سخت عذاب ہوگا۔[1]

آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زکوٰۃ نہ دی جائے۔[2]

آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عامل نہ بنایا جائے یعنی زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کرکے انہیں مالِ زکوٰۃ میں سے اجرت نہ دی جائے۔[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولاغنم لا یؤدی حقھا الا اقعد لھا یوم القیٰمۃ بقاع قرقر تطؤہ ...... قلنا وما حقھا قال اطراق فحل واعارۃ دلوھا ومنیحتھا وحلبھا علی الماءِ وحمل علیھا فی سبیل اللہ (صحیح مسلم باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء اول صفحہ ۳۹۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن اما علمت ان اٰل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لا یاکلون الصدقۃ (صحیح بخاری باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل جزء ۲ صفحہ ۱۵۶)

[3] قال عبد المطلب والفضل بن عباس لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئنا لتؤمرنا علی بعض ھذہ الصدقات فنؤدی الیک کما یؤدی الناس ونصیب کما یصیبون قال ...... ان الصدقۃ لا تنبغی لاٰل محمد (صحیح مسلم باب ترک استعمال اٰل النبی علی الصدقۃ جزء اول صفحہ ۴۳۳)

آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مندرجہ ذیل لوگ مراد ہیں :-

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات [۱]

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد [۲]

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کی اولاد [۳]

اُس سامان کی بھی زکوٰۃ ادا کرے جو فروخت کرنے کے لئے مہیا یا تیار کیا گیا ہو [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصبح لآل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) الاصاع ولا امسیٰ وانھم لتسعۃ ابیات (صحیح بخاری کتاب البیوع باب الرھن فی الحضر جزء ۳ ص ۱۸۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن اما علمت ان ال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لا یأکلون الصدقۃ (صحیح بخاری باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل جزء ۲ ص ۱۵۶)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد المطلب والفضل بن عباس ..... ان الصدقۃ لا تنبغی لآل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) {صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ترک استعمال آل النبی علی الصدقۃ جزء اول ص ۴۳۳}

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ خذ من اموالھم صدقۃ (التوبۃ - ۱۰۳) عن سمرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع (ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ باب العروض اذا کانت للتجارۃ جزء اول ص ۲۲۵۔ سکت علیہ المنذری وحسنہ ابن عبدالبر۔ عون المعبود شرح ابی داؤد)

زیور کی زکوٰۃ بھی ادا کرے اگرچہ وہ پہنا جاتا ہو۔ [1]
زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کے لئے اس طرح دعا کرے:
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ۔ اے اللہ آل فلاں پر رحمت بھیج (فلاں کی جگہ دینے والے کا نام لے) [2]

---

[1] قال اللہ تعالٰی خذ من اموالہم صدقۃ (التوبۃ ـ ۱۰۳) قالت عائشۃؓ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای فی یدی فتخات من ورق فقال ما ہٰذا یا عائشۃ فقلت صنعتہن اتزین لک یا رسول اللہ قال أتؤدین زکاتہن قلت لا او ما شاء اللہ، قال ہو حسبک من النار (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ما ہو و زکوٰۃ الحلی جزء ۱ ص۲۲۵ وسندہ صحیح۔ عون المعبود) عن ام سلمۃؓ قالت کنت البس اوضاحًا من ذہب فقلت یا رسول اللہ أکنز ہو فقال ما بلغ ان تؤدی زکاتہ فزکی فلیس بکنز (ابوداؤد باب الکنز ما ہو جزء اول ص۲۲۵ جیدہ العراقی (عون المعبود) وصححہ الحاکم۔ بلوغ $\frac{9}{22}$] ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہا ابنۃ لہا وفی ید ابنتہا مسکتان غلیظتان من ذہب فقال أتعطین زکوٰۃ ہذا قالت لا، قال ایسرک ان یسورک اللہ بہما یوم القیٰمۃ سوارین من نار (ابوداؤد باب الکنز ما ہو جزء ۱ ص۲۲۵۔ صححہ ابن القطان وقال المنذری لا مقال فیہ (عون المعبود)۔ سندہ جید۔ بلوغ $\frac{9}{21}$] وفی الباب عن اسماء بنت یزید عند احمد وسندہ حسن (بلوغ $\frac{9}{21}$)

[2] اذا اتاہ رجل بصدقتہ قال اللہم ... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

مال یا مویشی نصاب سے کم ہو تب بھی اگر کوئی شخص چاہے تو زکوٰۃ وصول کرنے والے کو صدقہ دے سکتا ہے [۱]

غلام اور گھوڑے پر کوئی زکوٰۃ نہیں [۲]

فقیر اور مسکین کی تعریف

فقیر وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روک لئے جائیں اور کسب معاش نہ کر سکیں اور کسی سے چمٹ کر سوال بھی نہ کریں [۳]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربّہا.... فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شیٔ الا ان یشاء ربہا (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صفحہ ۱۴۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہٖ ولا فی فرسہ (صحیح بخاری باب لیس علی المسلم فی عبدہ صدقۃ جزء ۲ صفحہ ۱۴۹ وصحیح مسلم باب لا زکوٰۃ علی المسلم فی عبدہ جزء اول صفحہ ۳۹۱)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ للفقرآء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیآء من التعفف تعرفہم بسیمٰہم لا یسئلون الناس الحافًا (البقرۃ ۔ ۲۷۳)

مسکین وہ نہیں جو دربدر مانگتا پھرے بلکہ مسکین وہ ہے جس کو غنیٰ حاصل نہ ہو کہ اُسے مزید روپیہ سے لاپرواہ کردے (یعنی جس کی آمدنی ضرورت سے کم ہو) نہ لوگ اس کی حالت سے واقف ہوں اور نہ وہ خود کسی سے چمٹ کر سوال کرے۔[1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی تردّہ الأکلۃ والاکلتان ولکن المسکین الذی لیس لہ غنی ویستحی اولا یسأل الناس الحافا (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالٰے لایسئلون الناس الحافا جزء ۲ صفحہ ۱۵۳) وفی روایۃ لایجد غنی یغنیہ ولایفطن لہ فیتصدق علیہ ولایقوم فیسأل الناس (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالٰے لایسئلون الناس الحافا جزء ۲ صفحہ ۱۵۴ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب المسکین الذی لایجد غنی جزء اول صفحہ ۳۱۴ واللفظ للبخاری)

زکوٰۃ الفطر (فطرہ)

۱۔ زکوٰۃ الفطر سے مراد طعام کی وہ مقدار ہے جو

(۱) رمضان کے صیام کو لغو اور بے حیائی کی باتوں سے پاک کرنے

اور

(۲) عید الفطر کے دن مساکین کے کھانے

کے لئے رمضان کے اختتام پر دی جائے [1]

۲۔ زکوٰۃ الفطر ہر صاحب خانہ پر اپنے گھر کے ہر مسلم فرد کی طرف سے ادا کرنا فرض ہے خواہ وہ فرد غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔ [2]

۳۔ زکوٰۃ الفطر کے سلسلہ میں ہر فرد کی طرف سے ایک صاع طعام ادا کرے۔ [3]

نوٹ :۔ ایک صاع = ۲½ کلوگرام

---

[1] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طھرۃ للصیام من اللغو والرفث و طعمۃ للمساکین (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر جزء اول صفحہ ۲۳۴۔ سندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ صفحہ ۱۵۷)

[2] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ صفحہ ۱۶۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر علی المسلمین جزء اول صفحہ ۳۹۲ واللفظ للبخاری) [3] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ صفحہ ۱۶۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر جزء اول صفحہ ۳۹۲)

طعام سے مراد وہ چیز ہے جو کسی گھر میں عموماً کھائی جاتی ہے۔ مثلاً گیہوں، جو، جوار، چاول وغیرہ [1]

زکوٰۃ الفطر امیر کے حوالہ کرے [2]

زکوٰۃ الفطر عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کی جائے۔ [3]

زکوٰۃ الفطر عید الفطر سے دو تین دن پہلے بھی ادا کی جا سکتی ہے [4]

---

[1] عن ابی سعید قال کنا نخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعاً من طعام وقال ابو سعید وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ قبل العید جزء ۲ ص۱۶۲)

[2] عن ابی ہریرۃؓ وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان (رواہ البخاری تعلیقاً فی کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلاً فترک الوکیل شیئاً جزء ۳ ص۱۳۲ ووصلہ النسائی والاسماعیلی۔ فتح الباری جزء ۵ ص۳۹۲۔ سندہ صحیح)

[3] امر بھا ان تؤدّی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ ص۱۶۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الامر باخراج زکاۃ الفطر قبل الصلوٰۃ جزء اول ص۳۹۳ واللفظ للبخاری)

[4] کانوا یعطون قبل الفطر بیوم اویومین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک جزء ۲ ص۱۶۲) عن ابی ہریرۃ وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان ...... فرصدتہ الثالثۃ (صحیح بخاری کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلاً فترک الوکیل شیئاً جزء ۳ ص۱۳۲ رواہ البخاری تعلیقاً ورواہ النسائی والاسمعیلی موصولاً۔ فتح الباری جزء ۵ ص۳۹۲ وسندہ صحیح)

اِسلام کا معاشی نظام

زکوٰۃ اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی پتھر ہے لیکن اسلامی حکومت کے لئے ذریعہ آمدنی صرف زکوٰۃ ہی نہیں بلکہ دوسرے ذرائع آمدنی بھی ہیں مثلاً خراج، جزیہ، خمس، فے، صدقات۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صدقات وصول کرتے تھے[1] تاہم صدقات ایک ایسا ذریعہ آمدنی ہے جس کے لئے عموماً نہ کوئی وقت مقرر ہے اور نہ کوئی شرح مقرر ہے۔ اسلامی حکومت کو جب ضرورت ہو وہ عوام کو صدقات کے لئے ترغیب دے سکتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر صدقات کے لئے ترغیب دی تو حضرت ابوبکرؓ نے گھر کا تمام اثاثہ لاکر پیش کر دیا اور حضرت عمرؓ نے گھر کا نصف اثاثہ لاکر پیش کر دیا۔[2]

اسلامی معاشی نظام کی بنیاد دراصل اللہ تعالےٰ کی رضاء جوئی پر ہے اور جو نظام اللہ تعالےٰ کی رضاء جوئی پر قائم ہو اس میں کسی قسم کی خرابی کا آنا تقریباً ناممکن ہے۔ ایک مالدار آدمی اگر کسی غریب کو کھلاتا پلاتا ہے تو اس کے کھلانے پلانے میں اس کی نیت دنیا طلبی نہیں ہوتی بلکہ خالق

---

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم [2] رواہ ابوداؤد فی کتاب الجہاد جزء اول صفحہ ۲۴۳ وسندہ حسن۔

کائنات کو خوش کرنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ○ (ھل اتی ۔ ۹)

(مالدار آدمی مساکین ، یتامیٰ وغیرہ کو خطاب کرکے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضاء جوئی کے لئے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ (اس کا) صلہ لینا چاہتے ہیں اور نہ (تم سے) شکر گذاری کے طلبگار ہیں۔

جب دینے والوں میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو پھر اس معاشی نظام کو اسلامی معاشی نظام کہا جا سکتا ہے۔ اگر یہ جذبہ پیدا نہ ہو تو پھر ایسے معاشی نظام کو اسلامی معاشی نظام کہنا اسلام کا مذاق اڑانا اور اس کو بدنام کرنا ہے۔

جذبۂ رضاء جوئی کے نتائج

جب کسی فرد میں اللہ تعالےٰ کی رضاء جوئی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اس میں مندرجہ ذیل خصائل حسنہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۱) مال کی محبت جاتی رہتی ہے، حرص اور لالچ ختم ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (التغابن ۔ ۱۶)

اور جو شخص اپنے نفس کی لالچ سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۲) حلال کمائی کا جذبۂ صادق پیدا ہوتا ہے۔ حرام کمائی سے بچنے کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ حلال و حرام میں تمیز کرنے کی پوری کوشش کی جاتی

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء کا طالب یہ نہیں چاہتا کہ کمائی کے لئے حرام طریقہ اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرلے۔ اس طرح حق تلفی، جھوٹ، فریب، چور بازاری، رشوت ستانی جیسے تمام جرائم کالعدم ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا خصائل کے نتیجے میں لوٹ کھسوٹ اور تکاثر کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ بخل جاتا رہتا ہے۔ نفس غنی ہو جاتا ہے اور ہر فرد اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ہر وقت اپنے مال کو خرچ کرنے کا منتظر رہتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الغنی غنی النفس ۹۵۴/۲ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب لیس الغنی عن کثرۃ العرض ۱/۳۳۸)

غنیٰ اسباب کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ غنیٰ تو (دراصل) نفس کے غنی ہونے کا نام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَ رُزِقَ كَفَافًا وَ قَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فی الکفاف والقناعۃ ۱/۳۳۰)

اس شخص نے فلاح پائی جو اسلام لایا، جسے کفایت کرنے والا رزق دیا گیا اور جسے اللہ نے اس مال پر جو اسے اللہ نے دیا ہے قناعت کی توفیق عطاء فرمائی۔

اسلامی معاشرہ میں مالدار یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے مال میں غریب کا بھی حق ہے۔ وہ اپنے مال کو غریب کا حق سمجھ کر خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَفِیۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ۝ (الذاریٰت - ۱۹)

متقین یعنی اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والے اپنے مالوں میں سائل اور محتاج کا بھی حصّہ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَالَّذِیۡنَ فِیۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ۝ (المعارج ۲۴و۲۵)

اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور ناداروں کا مقررہ حصّہ ہوتا ہے (وہ بے صبرے نہیں ہوتے)۔

مزید برآں اسلامی معاشرہ میں ہر مسلم اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو کچھ بھی اُسے دیا جارہا ہے وہ غریبوں کی وجہ سے دیا جارہا ہے لہٰذا وہ خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتا بلکہ فیاضی کے ساتھ اپنے مال کو ان لوگوں میں تقسیم کردیتا ہے جن لوگوں کے لئے اُسے دیا گیا ہے۔ حضرت مصعب بن سعدؒ کہتے ہیں :-

رَأَى سَعۡدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ لَهٗ فَضۡلًا عَلٰى مَنۡ دُوۡنَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: "هَلۡ تُنۡصَرُوۡنَ وَتُرۡزَقُوۡنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمۡ" (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب جزو ۴ صـ۴۴)

سعد رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کو دوسروں کے مقابلہ میں خوشحالی وفارغ البالی عطا ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "تم کو تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے اور رزق عطا کیا جاتا ہے۔"

الغرض اسلامی معاشرہ معاشی مسائل سے دوچار نہیں ہوتا۔ اگر مالدار کو رزق ملتا ہے تو غریب بھی محروم نہیں رہتا۔ اسی طرح اسلامی

حکومت بھی روپیہ کی کمی سے پریشان نہیں ہوتی اس لئے کہ اگر زکوٰۃ، خراج وغیرہ کی آمدنی ناکافی ہو تو صدقات اس کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کافی ہو جاتے ہیں۔

جماعت المسلمین (رجسٹرڈ)

جماعت المسلمین کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں

۱۔ توحید المسلمین
۲۔ صلوٰۃ المسلمین
۳۔ حج المسلمین
۴۔ دَعَوات المسلمین (مسنون دعائیں)
۵۔ برہان المسلمین (حجیّت حدیث)
۶۔ صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین (اس کے مآخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں)
۷۔ تفہیم اسلام بجواب دو اسلام
۸۔ تلاشِ حق (تقلید پر)
۹۔ التحقیق فی جواب التقلید۔
۱۰۔ منہاج المسلمین (اسلام کا ضابطۂ حیات)
۱۱۔ ذہن پرستی
۱۲۔ تفسیر قرآن مجید (جلد اول) (زیرِ کتابت)
۱۳۔ زکوٰۃ المسلمین

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک وتعالیٰ	. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالیٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین - کوثر نیازی کالونی -
نارتھ ناظم آباد بلاک جی کراچی ۳۳